تقابل

سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

ماضی

اس فضاء میں ہیں رقصاں شرارے وہی — آسماں ہے وہی اور ستارے وہی
موجِ طوفاں وہی ہے کنارے وہی — ڈوبتی زندگی کے سہارے وہی
سارا عالم وہی سب نظارے وہی

ابنِ آدم بدستور مقہور ہے — اور شیطاں بدستور مغرور ہے
خیر ابھی شر کے پردوں میں مستور ہے — ظلم ابھی نشۂ حکم میں چور ہے
یاس و حسرت ابھی اپنا مقدور ہے

جام و بادۂ وہی مے خوری بھی وہی — ہے فسوں بھی وہی ساحری بھی وہی
ہے تعبد بھی آقا گری بھی وہی — حاکمیت وہی افسری بھی وہی
خود سری سرکشی برتری بھی وہی

تیرہ چہرے وہی ان کے غازے وہی — مردہ اعمال ان کے جنازے وہی

حال

دیکھو شاید نیا ایک دور آگیا — یہ انوکھا غلامی کا طور آگیا
کھیلنے کو کوئی کھیل اور آگیا — پھر لباسِ ترحم میں جور آگیا
اب سمجھ لو باندازِ غور آگیا

شورِ تسبیح اٹھنے لگا دمبدم — ذوقِ طاعت بڑھا سر ہیں سجدہ میں خم
خوفِ حق سے لگی رہنے آنکھوں میں نم — اور بڑے پارسا بن گئے اب تو ہم
خوب ظاہر ہوا فرقِ تریاق و سم

یہ نفاق و تصنع ریاء الاماں — پھر خدا سے یہ مکر و دغا الاماں
یہ قساوت شقاوت جفاء الاماں — سرقہ رشوت قمار و ربوا الاماں
اُف یہ مے خواریٔ وہم زنی الاماں

پھر بھی دعویٰ کہ ہم اہلِ کردار ہیں والیٔ کل حکومت کے مختار ہیں
بس قیادت کے ہم ہی سزاوار ہیں جو بھی تنقید کرتے ہیں اشرار ہیں
واہ کیا خوب قسمت کے شہکار ہیں

ہو مسلمان بھی، حق کا باغی بھی ہو پھر نظامِ تزندق پہ راضی بھی ہو
اور تقدیر کا خود ہی شاکی بھی ہو قوم کا مقتدیٰ اور ہادی بھی ہو
یعنی خلد و سقرسب کا والی بھی ہو

اب تو ابلیس مشکل کشا ہو گیا عاجزی کا تصور ہواء ہو گیا
بندگی آشنا کبریاء ہو گیا یعنی ذرہ جہنم نما ہو گیا
خوب حقِ خلافت اداء ہو گیا

کفر و اضلال نے روپ دھارے نئے شعبدے بھی نئے عقل مارے نئے

مستقبل

ایک روشن سویرا ابھرنے لگا روئے آفاق سے زنگ اترنے لگا
اور گیسوئے فطرت سنورنے لگا نورِ ایقاں سے عالم نکھرنے لگا
ذوبا طاغوت الحاد مرنے لگا

زندگی کے تقاضے نئے ہو گئے! جو بھی بیدار تھے فتنے سب سو گئے
سب کبائر ذنوب و خطاء کھو گئے نیک اعمال کل معصیت دھو گئے
کاٹنا ہے وہاں جو یہاں بو گئے

مٹ گئی خواجگی برتری سرکشی آمریت ہوئی محو فرمانبری
جامِ عرفان سے مٹ گئی تشنگی عقل و دانش مطیعِ رضا ہو گئی
جاہلیت کا حیواں بنا آدمی

اب نہالِ تمنا جواں ہو گیا مولا ناراض تھا مہرباں ہو گیا
شر و باطل نظر سے نہاں ہو گیا پھر سے حق کا نمایاں نشاں ہو گیا
بندہ پھر نائبِ آسماں ہو گیا

اب اخوت مساوات کا دور ہے ظلم ناپید مفقود اب جور ہے
عدل و نصفت کا پیدا نیا طور ہے دشمنِ دین کو دعوتِ غور ہے
سحرِ باطل ہے کچھ وحی کچھ اور ہے

اب خلافت کے معمار جمہور ہیں فارغ البال دہقان و مزدور ہیں
حلم و اخلاق پابند دستور ہیں نورِ کردار سے قلب معمور ہیں
شر کے عفریت محبوس و مجبور ہیں

اب تفکر بعنوانِ تحقیق ہے اب معاد و معیشت میں تطبیق ہے
عبد و معبود میں پھر سے توفیق ہے اب تمدن سے مفقود تفریق ہے
مائلِ عدل پھر نظمِ تخلیق ہے!

اب توکل بانداز تدبیر ہے روحِ اعمال مربوط تقدیر ہے
عزمِ تدبیر مائل بہ تعمیر ہے نقش تعمیرِ فطرت کی تصویر ہے
وصفِ فطرت ہی آرام کی تفسیر ہے

نوطِ مستور پھر آشکارا ہوا آدمیت نے رخ تب سنوارا ہوا
یعنی برق آشنا پھر شرارہ ہوا صورتِ موم پھر سنگِ خارا ہوا
قصرِ دریا میں پیدا کنارہ ہوا

پھر سے الہام عقل آزما ہو گیا آدمی پھر خدا آشنا ہو گیا

سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ
پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی
قیمت -/200 روپے
بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون:511961